حسینؑ اور عالم انسانیت

آنجہانی پروفیسر رگھوپتی سہائے فراقؔ گورکھپوری

حسینؑ کا نام اس وسیع دنیا کے کروڑوں انسانوں کے لئے آب حیات ہے اس نام نے میری آنکھیں ہمیشہ اشک آلود کر دی ہیں۔

حسینؑ کی بلند اور پاکیزہ سیرت محسوس کئے جانے کی چیز ہے ایسے الفاظ کا پانا آسان نہیں جو ان کے کردار کی عظمت کے مکمل مظہر ہوں۔ یوں تو ان کی سیرت، روحانیت اور آنسوؤں کی سب سے زیادہ تابناک روشنی میں کربلا (کرب وبلا) کے اندر چمک دکھاتی ہے۔لیکن جو لوگ حسینؑ کی زندگی سے کربلا میں شہادت واقع ہونے کے پہلے سے واقف ہیں ان کے لئے اس زندگی کی بے داغ اور استوار پاکیزگی، اس کی بشریت، اس کا خلوص اور وقار سچ کی عجیب اور سخت امتحان کے مقابلہ کی طاقت یہ باتیں اتنی نمایاں ہیں کہ بلا لحاظ مذہب وملت ہر فرد سے بخوشی خراج عقیدت حاصل کرنے کا مطالبہ کرتی ہیں ایسے ہیرو روز نہیں پیدا ہوا کرتے۔

کیا صرف مسلمان کے پیارے ہیں حسینؑ
چرخِ نوعِ بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہولینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ
(جوشؔ)

مجھ سے گہنگار انسان کے لئے حسینؑ کے اخلاقی کمالات کی صحیح قدر وقیمت کا اندازہ لگانا غالباً اپنی قابلیت سے بڑھ کر جرأت آزمائی کا مرادف ہوگا وہ دنیا کے بڑے سے بڑے خدا رسیدہ رشیوں اور شہیدوں کے ہم پلہ ہیں ان کا نام اور کام ان کی زندگی اور موت کے واقعات ان نسلوں کی روحیں بیدار کریں گی جو ابھی پیدا نہیں ہوئی ہیں۔

کوئی مرثیہ اور کوئی سوانح عمری ان کی سیرت کی عظمتوں کو نمایاں نہیں کرسکتی۔ خاتمہ میں باادب ایک تجویز اپنے سنی اور شیعہ بھائیوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دنیا بدل رہی ہے خون اور آگ میں نہا کر ایک نئی بشریت ظہور پذیر ہوگی جو ذات اور عقیدہ کی تفریق کا خاتمہ کردے گی۔ یہ نیا عالم انسانی ایک خاندان ہوگا۔

امام حسینؑ بنی نوع کے لئے جئے اور مرے۔ تمام مسلمانوں اور دوسرے عقائد رکھنے والے تمام انسانوں کو حسینؑ کی شہادت سے زندگی کا سبق لینا چاہئے۔

وہ حسینؑ جن کا دل صرف مسلمانوں کے لئے نہیں، صرف اپنے خاندان والوں کے لئے نہیں، صرف اپنے معتقد ہمراہیوں کے لئے نہیں، بنی نوع انسان کے لئے دھڑک رہا تھا۔آج سے ہمارا مذہب انسانی برادری ہونا چاہئے۔

آمین

(ماخوذ از سرفراز محرم نمبر ۱۴۰۰ھ، مطابق دسمبر ۱۹۷۹ء، صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸ /)

❁❁❁